سوال

میں اپنی بیوی کو طلاق دینے والا ہوں، بیوی حاملہ ہے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ عدت کے دوران اس کے شرعی اخراجات کیا ہونگے، اور وضع حمل کی صورت میں بچے کا خرچ کیا ہو گا، کیونکہ میں دوسری شادی کرنے والا ہوں، شادی کے اخراجات بھی ہیں اورنئے گھر کے بھی، تو اس نفقہ کا حساب کس طرح کیا جائیگا؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

حاملہ مطلقہ عورت کو نفقہ اور رہائش دونوں اشیاء ملیں گی چاہے طلاق رجعی ہو یا طلاق بائن

رجعی طلاق میں اس لیے کہ وہ بیوی کے حکم میں ہے حتی کہ عدت ختم ہو جائے، اور یہ عدت وضع حمل سے ختم ہوگی

رہی بائنہ طلاق والی عورت تو اس کے نفقہ کی دلیل سنت نبویہ اور اجماع ہے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بالجملہ یہ کہ: جب آدمی بیوی کو طلاق بائن دے یعنی یا تو تین طلاق ہو یا پھر خلع یا پھر فسخ نکاح، اور بیوی حاملہ ہو تو اسے نفقہ اور رہائش ملے گی، اس پر اہل علم کا اجماع ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

تم انہیں وہیں رکھو جہاں رہتے ہو اپنی استطاعت کے مطابق اور انہیں نقصان نہ دو تا کہ تم ان پر تنگی کرو، اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان پر خرچ کرو حتی کہ وہ حمل وضع کر دیں.

اور بعض احادیث میں ہے کہ فاطمہ بنت قیس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

" تمہیں نفقہ نہیں ملے گا، الا یہ کہ تم حاملہ ہو"

اور اس لیے بھی کہ حمل خاوند کا بچہ ہے، اس لیے اس پر خرچ کرنا باپ پر واجب ہے، اور یہ اس وقت ہی ممکن ہو سکتا ہے جب عورت پر خرچ کیا جائے، اور اسی طرح رضاعت کی اجرت بھی واجب ہوگی " انتہی

دیکھیں: المغنی (185/8).

حاملہ عورت کے علاوہ طلاق بائن والی عورت کو نفقہ اور رہائش نہ ملنے کی دلیل صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث ہے:

شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس گیا اور ان سے ان کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگیں:

"ان کے خاوند نے انہیں طلاق بتہ دے دی تھی، تو میں یہ معاملہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر گئی کہ مجھے رہائش اور نفقہ ملنا چاہیے

وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے نہ تو نفقہ کا فیصلہ کیا اور نہ ہی رہائش کا، اور مجھے حکم دیا کہ میں ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر میں عدت گزاروں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1480).

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ :

"وہ کہتی ہیں : میں نے اس کا ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا :

"نہ تو تیرے لیے نفقہ ہے اور نہ ہی رہائش"

اور ابن داود کی روایت میں ہے کہ :

"آپ کو نفقہ نہیں ملے گا، لیکن یہ کہ آپ حاملہ ہوں"

دوم :

مرد پر حمل کی حالت میں بچے کا نفقہ واجب ہے، اور اسی طرح رضاعت میں بھی، اور رضاعت کے بعد کا خرچ بھی والد پر ہے، اس میں سے ماں پر کچھ بھی لازم نہیں چاہے ماں مالدار ہی کیوں نہ ہو

نفقہ میں ولادت کے اخراجات، اور رہائش اور کھانا پینا اور لباس اور رضاعت کی اجرت، اور بچے کو جو علاج معالجہ کی ضرورت ہو اس کے اخراجات بھی شامل ہونگے

جب مطلقہ عورت حمل وضع کر لے تو نہ اسے نفقہ ملے گا اور نہ ہے رہائش، لیکن اس کے بچے کا خرچ اور اسے رہائش دی جائیگی، اور عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ بچے کے باپ سے رضاعت کی اجرت کا مطالبہ کرے

اور جب مطلقہ عورت بچے کی پرورش کرنے والی ہو تو فقہاء کرام کا اس کے نفقہ اور رہائش میں اختلاف ہے کہ آیا باپ پر لازم ہوگا یا نہیں، یعنی جس بچے کی پرورش ہو رہی ہے اس کے باپ پر، یا کہ ماں پر یا جو شخص ماں پر خرچ کر رہا ہے اس پر لازم ہوگا، یا کہ وہ اس میں شریک ہوگا، کہ خاوند اور مطلقہ دونوں ہی خرچ ادا کریں، یہ حاکم کے اجتھاد کے مطابق ہوگا

یا کہ اگر اس کی رہائش ہو تو وہ اس پر اکتفا کرے گی اور اگر اس کے پاس رہائش نہیں تو پھر بچے کے باپ پر لازم ہے کہ وہ اسے رہائش فراہم کرے؟ اس میں کئی مشہور اقوال ہیں

دیکھیں : حاشیۃ ابن عابدین (562/3) اور شرح الخرشی (218/4) اور الموسوعۃ الفقھیۃ (313/17).

جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ اگر باپ پر دودھ پیتے بچے کی رہائش لازم کی گئی ہو تو مطلقہ عورت کے لیے شرط لگائی جائیگی کہ جب تک وہ بچے کی پرورش کریگی یا پھر دودھ پلائیگی وہ بھی اس کے ساتھ ہی رہائش میں رہے گی، اور اسے اپنے میکے میں رہنا لازم نہیں، یا پھر اسے مکان کرایہ پر لے کر دیا جائیگا، اور بچے کے باپ اور ماں دونوں کو حق حاصل ہے کہ وہ عورت کے میکے میں رہنے پر صلح کر لیں یا پھر عورت کے لیے خاص مکان ہو

سوم :

بالاتفاق بچے کی رضاعت کی اجرت والد پر ہے، اور طلاق دینے والا باپ یہ حق نہیں رکھتا کہ وہ اپنی مطلقہ بیوی کو اپنے بچے کو دودھ پلانے پر مجبور کرے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"بچے کی رضاعت اکیلے باپ کے ذمہ ہے، اور اسے بچے کی ماں کو رضاعت پر مجبور کرنے کا حق حاصل نہیں، چاہے عورت غلط ہو یا شریف، اور چاہے وہ عقد زوجیت میں ہو یا پھر طلاق یافتہ، ہمارے علم کے مطابق اگر بیوی علحدہ ہو چکی ہے تو اسے بالاتفاق رضاعت پر مجبور نہیں کیا جاسکتا

لیکن اگر وہ اپنے خاوند کے ساتھ ہے تو ہمارے ہاں اسی طرح ہے، اور امام ثوری اور شافعی اور اصحاب الرائے بھی یہی کہتے ہیں "

دیکھیں : المغنی (430/11).

اور ان کا کہنا ہے :

"جب ماں رضاعت کی اجرت مثل طلب کرے تو وہ اس کی زیادہ حقدار ہے، چاہے وہ حال زوجیت میں ہو، یا پھر اس کے بعد، اور چاہے باپ کو فری دودھ پلانے والی مل گئی ہو، یا نہ ملے " انتہی

دیکھیں : المغنی (431/11).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" رہا رضاعت کی اجرت کا مسئلہ تو علماء کرام کا اتفاق ہے کہ عورت کو اس کا حق حاصل ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور اگر وہ تمہارے لیے دودھ پلائیں تو انہیں ان کی اجرت دو.

اور خوشحال شخص پر نفقہ واجب ہوگا، لیکن تنگ دست پر نفقہ نہیں ہے " انتہی

دیکھیں : الفتاوی الکبری (347/3).

چہارم :

رہی پرورش کی اجرت یعنی بچے کی ترتیب اور اس کی دیکھ بھال کی اجرت تو اس میں فقہاء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، حنابلہ حضرات کا مسلک یہ ہے کہ عورت کو پرورش کی اجرت طلب کرنے کا حق حاصل ہے، چاہے کوئی ایسی عورت بھی موجود ہو جو بغیر اجرت کے پرورش کرے

منتھی الارادات میں درج ہے :

" اور رضاعت کی طرح ماں زیادہ حقدار ہے چاہے اجرت مثل سے ہی ہو"

دیکھیں : شرح منتھی الارادت (249/3).

اور مالکی حضرات کا مسلک یہ ہے کہ : پرورش کرنے کی کوئی اجرت نہیں، اور احناف اور شافعی حضرات کے ہاں اس مسئلہ میں تفصیل ہے

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (311/17).

پنجم:

اوپر جوکچھ بیان ہوا ہے اس سب کا نفقہ اور خرچ بہتر طریقہ سے اندازے کے ساتھ مقرر کیا جائیگا، اور اس میں خاوند کی حالت کا خیال رکھا جائیگا

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

خوشحال شخص اپنی وسعت سے خرچ کرے، اور جو تنگ دست ہو وہ اس میں خرچ کرے جو اللہ نے اسے دیا ہے، اور اللہ تعالی ہر جان کو اتنا ہی مکلف کرتا ہے جتنا اسے دیا ہے، عنقریب اللہ تعالی تنگی کے بعد آسانی پیدا کر دیگا الطلاق (7).

اور ایک علاقے اور ملک اور شخص کے اعتبار سے مختلف ہوگا

چنانچہ اگر خاوند مالدار ہے تو نفقہ اس کی مالداری اور حیثیت کے مطابق ہوگا، یا پھر خاوند فقیر و تنگ دست ہو یا متوسط الحال تو بھی اس کی حیثیت کے مطابق نفقہ ہوگا، اور اگر والدین ایک معین مقدار پر متفق ہو جائیں چاہے قلیل ہو یا کثیر تو یہ انہیں حق حاصل ہے، لیکن تنازع اور جھگڑے کے وقت وہی ہوگا جو قاضی فیصلہ کریگا

حاصل یہ ہوا کہ: آپ پر بیوی اور اس کے حمل کا نفقہ وضع حمل تک لازم ہے، پھر اس کے بعد بچے کا نفقہ جس میں اس کی رہائش شامل ہے لازم ہوگا، اور رضاعت اور پرورش کا خرچ بھی آپ مطلقہ کو ادا کریں گے اگر وہ مطالبہ کرتی ہے

آپ کو چاہیے کہ آپ نفقہ کی تحدید پر اتفاق کر لیں اور اسے مقرر کر لیں جس سے بچہ اور اس کی پرورش کرنے والی ماں اچھی زندگی بسر کریں

ہم آپ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ یہ قدم اٹھانے سے قبل ذرا غور کریں، آپ کے سوال سے ہمیں تو یہی ظاہر ہوا ہے کہ آپ جلد باز نہیں ہیں، اس لیے آپ اپنے معاملات کو غور سے دیکھیں، اگر تو اصلاح کی فرصت اور موقع ہے تو آپ کے لیے بھی اور آپ کے ہونے والے بچے کے لیے بھی زیادہ بہتر یہی ہے

پھر یہ چیز آپ کو دوسری عورت سے شادی کرنے سے منع نہیں کرتا جیسا کہ آپ کا عزم ہے، اور دونوں کو جمع کر سکتے ہیں

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

146851